سوال

(167) یہ بے اصل اور باطل چیزیں ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوفیہ کے طرق اوران کے مرتب کردہ وظیفوں کا کیا حکم ہے جو فجر اور مغرب کی نمازوں سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔ اس شخص کا کیا حکم ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری کی حالت میں آنکھوں سے دیکھا اوران الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا:

(اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعَیْنَ الْعُیُوْنِ وَرُوحَ الْأَرْوَاحِ؟)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے صوفیوں کے جن سلسلوں اوروظائف کا ذکر کیا ہے یہ سلسلے اور وظیفے سب نئی ایجاد اور بدعتیں ہیں۔ انہی میں سے تیجانیہ اور کتابیہ سلسلہ بھی ہے۔ ان کے اذکار وظائف میں سے صرف وہی اذکار وغیرہ درست ہیں جو قرآن مجید اور صحیح احادیث کے مطابق ہوں۔ [1]

سوال میں کتانی کے بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے اور مذکورہ سلام پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا ہے تو یہ بالکل بے اصل اور باطل قصہ ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت آپ کی وفات کے بعد کسی کو بیداری میں نہیں ہو سکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن ہی اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ‏ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ (المومنون ۲۳ ۱۵۔۱۶)

’’پھر تم اس کے بعد مرجانے والے ہو۔ پھر قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔‘‘

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

قیامت کے دن زمین سب سے پہلے مجھ پر سے پھٹے گی۔‘‘ [2]

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (٦۴۳۳)

---

[1] طریقہ تیجانیہ کے متعلق سوالات ملاحظہ فرمائیں۔

[2] صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۲۷۸۔ سنن ابی داوٗد حدیث نمبر: ۴٦۷۳، ترمذی حدیث نمبر: ۳٦۹۳۔ مسند احمد ج : ۱، ص :۲۹۵، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۹٦۔ ج : ۲، ص : ، ۲٦۴، ۵۴۰۔ ج : ۳، ۱۰، ۱۱، ۳۳، ۱۴۴، ۱۴۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم- صفحہ 173

محدث فتویٰ